بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ قادریہ کی کثیر المقاصد، مہتم بالشان، زود اثر و تیر بہدف، نیز اکثر سلاسل کے مشایخ کے معمولات و عملیات میں رہنے والی دعا

الحِزبُ السَّیفِیُ

مَع الحزبِ المغنی

از: مولائے کائنات، شیر خدا، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

[متوفی: ۲۱ر رمضان المبارک ۴۰ھ]

-: تقدیم و تہذیب :-

محمد اَفروز قادری چریّاکوٹی

ناشر: رفاعی مشن، کھیرنا گاؤں، نئی ممبئی

فہرست کتاب

سند الحزب السيفي والمغني

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمَّد الفاتح لما أغلق ❁ و الخاتم لما سبق ❁ ناصر الحق بالحق ❁ و الهادي إلى صراطك المستقيم ❁ و على آله حق قدره و مقداره العظيم ❁ يقول الفقير الى الله الراجي شفاعة رسول الله ﷺ فخرالدين بن أحمد أويسي المدني التجاني : أروي الحزب السيفي - و يعرف بالحرز اليماني كذلك - عن شيخنا المربي الكبير الشيخ إبراهيم (باي) هيبة الشنقيطي بلدا البكري نسبًا التجاني طريقةً ❁ عن شيخه و شيخنا القطب الكبير الإمام الحسن سيس رضي الله عنه ❁ عن مولانا شيخ الإسلام بإفريقية الشيخ إبراهيم نياس الكولخي رضي الله عنه ❁ عن شيخه سيدي الشيخ أحمد سكيرج الأنصاري التجاني الفاسي رضي الله عنه ❁ عن شيخه العارف بالله سيدي أحمد العبدلاوي التجاني الفاسي رضي الله عنه ❁ عن شيخه القطب الكبير سيدي علي التماسيني الجزائري رضي الله عنه ❁ عن شيخه القطب المكتوم و الختم المحمدي المعلوم سيدنا الشيخ أحمد التجاني ❁ و قد تلقى ﵁ الإذن في تلاوة هذا الحزب الشريف من سيد الوجود سيدنا رسول الله ﷺ مباشرة .

و يروى هذا الحزب عن باب مدينة العلم مولانا الإمام سيدنا علي بن أبي طالب كرم الله وجهه الكريم كذلك ۞ و عن سيدنا الخضر عليه السلام أيضا ۞ و هو من الأحزاب العظيمة لجلب الخير و دفع الشر و كيد الأعداء ۞ و قد وصى سيدنا الشيخ التجاني ﷺ بقراءته في هذه الأزمان المتأخرة مع حزب المغني المروي عن سيدنا أويس القرني رضي الله تعالىٰ عنه .

و بهذا السند المبارك الأعلىٰ، أجيز أخانا الكريم الفاضل النحرير المجاهد بالقلم الأستاذ **محمَّد أفروز القادري الهندي** -حفظه الله و رعاه- في تلاوة هذا الحزب الشريف مع حزب المغني ۞ مع مراعاة كامل الشروط و الآداب (المذكورة في محلها) ۞ و مع تدبر المعاني و المدلولات ۞ بنية التوجه إلى الله تعالى و التضرع إليه لكشف الضر و رفع البلاء و التحصين من الأعداء ۞ إمتثالا لأمره عز وجل: {وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا}

و أرجو منه دعوة صالحة لي و لسائر أهل السند الشريف، تقبل الله منا جميعا بمحض فضله و كرمه. آمين آمين آمين۔

-: و كتبه آذناً و مجيزًا :-

فخر الدين بن أحمد أويسي المدني

نزيل مدينة كيب تاؤن بجمهورية جنوب إفريقيا

غرة ذي الحجة ١٤٤٢هـ .... الثاني عشر من يوليو 2021ء

دعائے سیفی

پس منظر و پیش منظر

یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ انسان کی زندگی میں بسا اَوقات کچھ ایسی گھڑیاں آجاتی ہیں، جب وہ دنیاوی ذرائع و وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے چین، ہراساں، بے بس اور مجبورِ محض پاتا ہے اور کسی ایسے سہارے کی تلاش میں ہوتا ہے جو اسے چین اور سکون کی دولت سے مالامال کردے۔

اِسلامی تعلیمات جو زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہیں، بے کسی و بے بسی کے اس عالم میں انسانیت کی رہنمائی کرتی دکھائی دیتی ہیں، اور بتاتی ہیں کہ دلوں کا اطمینان صرف یادِ خداوندی میں مست و مشغول رہنے میں ہے اور مشکلات کا حل اسی صورت میں ممکن ہے جب بارگاہ ربّ العالمین میں دست اِلتجا کو دراز کیا جائے کہ اس کے سوا کوئی مصائب و مشکلات کو ٹالنے والا نہیں، وہی سب کا فریادرس، حاجت روا، اور مشکل کشا ہے۔

ہرچندکہ دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی دعا کا تصور کسی نہ کسی صورت موجود رہا ہے؛ تاہم حقیقتِ دعا کو اسلام سے بہتر انداز میں کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا؛ کیوں کہ اسلام نے تو دعا کو مغزِ عبادت بلکہ مستقل

عبادت کا درجہ عطا کر دیا ہے۔ اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کسی نے بھی اس کے آداب وضوابط اور کلمات وصیغے عطا نہیں فرمائے۔

دعا در حقیقت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونے دیتی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ جل مجدہ سے بندہ جتنا بھی مانگے وہ خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے پر ناراض ہوتا ہے؛ اس لیے جب کبھی کوئی مشکل پیش آئے، پریشانی لاحق ہو یا مصیبت ٹوٹ پڑے تو اپنے ہاتھوں کو بارگاہِ الٰہی میں اٹھائیں اور حضورِ قلب کے ساتھ دعائیں مانگیں، اللہ ضرور انھیں شرفِ قبول عطا فرمائے گا۔

شریعتِ اسلامیہ میں عبادت' دراصل اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مناجات کا نام اور بندے کا اپنے خالق سے قلبی تعلق کا اظہار ہے۔ دعا بلا شبہہ مومن کی ڈھال ہے، نیز شیطانی وسوسوں، حملوں اور نفسانی خواہشات کے خلاف ایک موثر ہتھیار ہے۔ وظائف واحزاب اور روز مرہ دعاوں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے، شیطانی تسلط کا زور ٹوٹتا ہے، بے لگام خواہشات کا خاتمہ ہوتا ہے اور دلوں کو روحانیت اور طمانیت کا نور حاصل ہوتا ہے۔

اِنسانی اصلاح، تزکیۂ نفس اور تقویٰ وللہیت کے دوام واِستحکام کے

لیے کتاب وسنت میں مختلف اوراد و وظائف اور اَدعیہ منقول ہیں، جن کا اہتمام ہر مسلمان پر لازم ہے بلکہ اگر اللہ توفیق دے تو انھیں زبانی یاد بھی کرلینا چاہیے؛ کیونکہ ذکر الٰہی قلب وروح کے اطمینان کا باعث، قربِ خداوندی کا وسیلہ، آفات و مصائب سے بچاو کا سبب اور بے پناہ اَجرو ثواب کا ذریعہ ہے۔

دعاؤں کی فہرست میں بعض وہ صحیح الاسناد دعائیں بھی ہیں، جو ائمۂ کرام اور مشائخِ عظام سے ہوتی ہوئی اُمت تک پہنچیں، اورا پنے بے پایاں فوائد و برکات کی وجہ سے ہر دور میں خصوصی اِعتنا وقبول سے بہرہ یاب ہوئیں۔ انھیں ادعیۂ مشہورہ و مقبولہ میں ایک **'دعاے سیفی'** بھی ہے، جسے حزبِ سیفی، حرز الصحابہ اور حرزِ یمانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا انتساب باب العلم، مولاے کائنات، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے۔ اساطینِ اُمت اور مشائخِ طریقت ہر دور میں اسے اپنے معمولات کا اٹوٹ حصہ بنا کر اس کی فتوحات وفیوضات سے مالامال ہوتے رہے ہیں، اور اگلوں کو اس پر مداومت برتنے کی وصیت و تاکید کر گئے ہیں۔

برکات وفتوحاتِ دعاے سیفی : دعاے سیفی سلسلہ عالیہ قادریہ کی مہتم بالشان اور رفیع البُنیان دعاوں میں سے ایک ہے۔ اس کے فوائد وفضائل بے حد وبے شمار ہیں۔ دشمنوں سے حفاظت، آفاتِ ارضی و بلیاتِ سماوی سے امان اور سیر الی اللہ کے لیے یہ نہایت مجرب اور

آزمودۂ صوفیہ وسالکین ہے۔ اس دعا پر مداومت برتنے والا کبھی بھی دشمنوں کے جال میں نہیں پھنس سکتا، نہ شیاطین واَجنہ اس کا بال بیکا کرسکتے ہیں، نہ ہی وہ بدنظری کا شکار ہوسکتا ہے، نہ سانپ و شیر اس کے قریب آسکتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا سحر و طلسم اس پر اثرانداز ہوسکتا ہے۔

مستزاد یہ کہ اس پر مواظبت برتنے والا عنداللہ محبوب و مقبول اور عندالناس مشہور و ہر دل عزیز بن جاتا ہے۔ لوگوں کے دلوں کا میلان اس کی طرف ہوجاتا ہے، سرہائے عقیدت اس کے حضور خم ہوتے ہیں اور پھر اس کا حکم بجالانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششیں شروع ہوجاتی ہیں۔

علما و عرفا اور اربابِ باطن نے اس کی فضیلت وکرامت پر مستقل تحریریں چھوڑی ہیں، اور اس کے اسرار و معارف سے پردہ اٹھایا ہے۔ یقیناً یہ ایک کنزِ غالی اور سرِ مخفی ہے۔ علم والوں نے اس کے فیوضات و برکات کو بٹورنے میں کبھی کسی قسم کی کوتاہی کو روا نہ رکھا۔ اور غافلین کا کیا ہے؟ وہ تو خسر الدنیا والآخرہ کا سودا کیے بیٹھے ہیں!۔

اور پھر دعاے سیفی کو اَدعیہ واَحزاب کے درمیان اعلیٰ مقام اور طرۂ امتیاز کیوں نہ حاصل ہو کہ یہ باب العلم، ابن عم الرسول، زوج البتول، اسد اللہ الغالب، امام المشارق والمغارب سیدنا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی روحانی میراث ہے۔ مدینۃ العلم کے دروازے سے

کوئی ورثہ اگر کسی کے ہاتھ لگ جائے تو اسے اپنے نصیبے کی ارجمندی پر ناز ہونا چاہیے کہ دین و دنیا کی بیش بہا دولت اس کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ توفیق یافتہ بندگانِ خدا ہی ایسے سر مکتوم اور جوہر مختوم کی قدر و قیمت سمجھ کر اس کی بے پایاں خیرات و برکات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

صوفیہ و عرفا کے بقول اس دعا کے اندر اسم اعظم موجود ہے۔ اسے دشمنوں سے گلو خلاصی، آفات و بلیات سے حفاظت اور ہر قسم کی حاجتوں کی بر آری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؛ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ حضرت خضر علیہ الصلاۃ و السلام کی زیارت و ملاقات کا آرزومند اخلاص کے ساتھ اس پر مداومت برتے تو بہت جلد وہ مقصود آشنا ہو جائے گا۔

آبروے سلسلہ قادریہ، شیخ الوقت، معالی الفضیلۃ، الدکتور السید الشریف مخلف بن یحیٰ العلی الحذیفی القادری الحسینی۔حفظہ اللہ ورعاہ- نے اس دعا کی فضیلت پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس ضمن میں کئی ایک واقعات و شواہد بھی پیش کیے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ جو شخص حضرت خضر سے ملاقات کا متمنی ہو اسے چاہیے کہ خلوص و للہیت کے ساتھ اکتالیس مرتبہ اس دعا کو پڑھے، اللہ نے چاہا تو جلد از جلد وہ بامراد ہو گا۔

شیخ عبید اللہ القادری فرماتے ہیں کہ مشایخ کے ارشادات کی روشنی میں جب میں نے اس کا تجربہ کیا تو بالکل درست پایا اور رب کریم نے خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں مجھے زیارت و ملاقاتِ خضر کی سعادت سے

سر فراز فرمایا اور اس کی بے شمار برکتوں سے میں متمتع و مستفیض ہوا۔

پھر دکتور حذیفی ایک مبارک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے شیخ طریقت عبید اللہ القادری الحسینی نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کا دیدار کیا۔ میرے ہاتھ میں دعاے سیفی اور شیخ ابن عربی کی حزب الدور الاعلیٰ کو دیکھ کر مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دعاے سیفی ہے۔ فرمایا: اسے کیوں پڑھتے ہو؟۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! والد ماجد شیخ احمد الاخضر القادری نے مجھے بتایا کہ وہ حاجت برآری کے لیے پانچ سو مرتبہ اس کا ورد کرتے تھے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے شہزادے! تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص کسی مقصد کے حصول کے لیے اسے صرف تین مرتبہ بھی پڑھ لے تو باذن اللہ وہ حاصل ہوجائے گا۔ پانچ سو مرتبہ تو بڑی مہمات اور اعلیٰ مقاصد کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

اس دعا کی تاثیر کا عالم یہ ہے کہ اگر اسے کسی پہاڑ کے اوپر پڑھ دیا جائے تو بحکم الٰہی وہ اپنی جگہ سے کھسک جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پہاڑ کو حکم دے تو ساتھ چلے، اور سمندر کو حکم دے تو اس میں راستہ بن جائے۔ (تفصیلات کے لیے دکتور محترم کا مختصر نوشتہ 'رسالۃ الشیخ الحذیفی فی خصائص واسرار الدعاء السیفی دیکھا جاسکتا ہے)

دعاے سیفی سے علما و مشایخ کا اِعتنا : سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز نے 'سر الاسرار' کے اندر اوراد الخلوۃ کے ضمن میں سحری کے وقت پڑھی جانے والی جن مخصوص دعاؤں کا ذکر کیا ہے، ان میں دعاے سیفی بھی ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ روزانہ اسے ایک یا دو مرتبہ پڑھ لینا چاہیے۔ آپ نے بذاتِ خود اسے بہت پڑھا، اور آپ نہ صرف اس کے اوّلین عاملین کاملین میں تھے، بلکہ آپ دعاے سیفی کی کلید تھے کہ جن کے حضور سے طالبانِ دعوت کو یہ عطا ہوتی ہے۔ اسی لیے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اس کا بڑا عمل دخل چلا آ رہا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: سر الاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار، شیخ عبدالقادر الجیلانی :۱۲۸، دار الانصاری و دار السنابل حلب، ۱۹۹۳ء)

مخزن الاسرار میں اس تعلق سے ایک دلچسپ واقعہ بھی نقل ہے کہ ایک روز سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ وضو فرما رہے تھے کہ اوپر ہوا میں ایک چیل نے آپ پر بیٹ کر دی، اور آپ کا کرتا خراب ہو گیا، جس پر آپ نے اوپر چیل کی طرف دیکھ کر فرمایا : طار رأسک یعنی تیرا سر اُڑ جائے۔

چنانچہ اسی وقت چیل کا سر تن سے جدا ہو گیا اور وہ آپ کے سامنے زمین پر تڑپ کر مر گئی۔ یہ دیکھ کر آپ آبدیدہ ہو گئے۔ خادم نے عرض کی، حضور! اس میں رونے کی کیا بات ہے، موذی پرندے نے شرارت کی تو وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

آپ نے فرمایا کہ میں اس چیل کے لیے نہیں رو رہا ہوں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دعاے سیفی اتنی پڑھی ہے کہ میری زبان، میرا ہاتھ، میرا خیال، میری توجہ، میری نگاہ بلکہ میرا سب کچھ سیف الرحمن یعنی اللہ کے امر کی ننگی تلوار بن چکا ہے۔ اللہ کے اَمر اور کُنْ کی یہ ننگی تلوار قیامت تک آسمان وزمین کے درمیان لٹکی رہے گی۔

میرے جد کریم نبی رحمت ﷺ کی اُمت اور دین متین کی طرف اگر کسی نے بچشم بغض وحسد دیکھا یا ان سے کینہ رکھا تو ان کے سر ایسے ہی تن سے جدا ہو جائیں گے جیسے اس چیل کے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اسی وقت وہ کرتا اتارا اور ایک مسکین کو بطور فدیہ دیتے ہوئے فرمایا: ھٰذا بھٰذا۔ یعنی یہ اس چیل کی جان کا فدیہ ہے اور پھر نیا کرتا منگوا کر زیب تن کیا۔ (مخزن الاسرار وسلطان الاوراد، مرتبہ پیر نور محمد سروری قادری: ۲۱۰ تا ۲۱۱)

برصغیر ہند و پاک میں دعاے سیفی کے بہت سے عاملین ہوئے ہیں، اور علما و مشائخ ہند نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نکالی ہے اور اس کی برکتوں سے خلقِ کثیر کو فائدہ پہنچا ہے۔ اس سلسلے میں عارف باللہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۷ھ) کا نام نہایت نمایاں ہے۔

مستند روایات سے پتا چلتا ہے کہ بریلی و مارہرہ کے اکثر صوفیہ و مشائخ اس کے عامل اور رمز شناس رہے ہیں اور اس کی سند و اجازت سے اہل طلب کو شاد کام و مالامال کرتے رہے ہیں، بلکہ حضرت سید آل رسول حسنین

میاں نظمیؔ میاں علیہ الرحمہ (م ۲۰۱۳ء) کے بقول سید العلماء حضرت علامہ حافظ و قاری سید آل مصطفیٰ مارہروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۴ھ) نے دعاے سیفی شریف کی زکوٰۃ مدینہ منورہ میں اصحابِ صفہ کے چبوترے پر نکالی تھی، جہاں انھیں دست غیب سے ایک خنجر عطا ہوا تھا۔ حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے اس روح پرور منظر کو یوں شعر کے قالب میں ڈھالا تھا ؎

پڑھی تینتیس دن حرزِ یمانی اُن کے روضے پر
اَدا کر کے یہ اپنے شیخ کی سنت کو آئے ہیں

زبدۃ الواصلین حضرت سید حمزہ عینی مارہروی علیہ الرحمہ (م ۱۱۹۸ھ) کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ غیر منقسم ہندستان کے اندر ان سے بڑا دعاے سیفی کا کوئی عامل نہیں تھا۔ آپ یہ دعا چھریوں پر پڑھا کرتے تھے، اور وہ متبرک چھریاں آج بھی برکاتی تبرکاتِ مارہرہ میں موجود ہیں۔

عمدۃ الکاملین سید آل احمد اچھے میاں قدس سرہ (م ۱۲۳۵ھ) اور قدوۃ العارفین حضرت سید ابوالحسین احمد نوری میاں قدس سرہ (م ۱۳۲۴ھ) بھی اس کے عاملین کاملین میں سے تھے اور ان سے ہوتا ہوا اس بابرکت دعا کا فیض بریلی شریف پہنچا تھا۔ سیدی اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت، امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز (م ۱۳۴۰ھ) بھی اس کے اجازت یافتہ تھے، اور آپ کی اسناد مبارکہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اور آپ کے صاحب زادے علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان نوری معروف بہ مفتی اعظم ہند علیہ

الرحمۃ والرضوان (م ۱۴۰۲ھ) تو باضابطہ اس کے عامل تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۱۰۲ھ) کے اِفادات میں آتا ہے کہ اہلِ دعوت کی زبان ہرگز سیف الرحمن یعنی اللہ کے امرِ کُن کی تلوار نہیں بن سکتی اور فقیر عامل اس وقت تک صاحب نظر نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعاے سیفی کا ورد کسی بزرگ ولی اللہ کی قبر کے پاس نہ کرلے اور کسی اہلِ روحانیت کی ہم نشینی میں اس دعا کے عمل کی تکمیل نہ کرلے۔

شیخ المشائخ حضرت سید شاہ محمد غوث گوالیاری (م ۹۷۰ھ) اس کے عاملین میں سے تھے، اور آپ نے جواہر خمسہ میں اس کی اہمیت پر کافی روشنی ڈالی ہے، نیز مترجم و شارحِ جواہر مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی دہلوی کی تعلیقات نے اس میں مزید جان ڈال دی ہے۔

دعاے سیفی واقعتًا عجیب چیز ہے اور اپنے اندر بے انتہا تاثیر اور بہت خواص رکھتی ہے۔ ہرچند کہ شیخ نے انھیں تفصیل سے نہیں لکھا؛ لیکن بعض ضروری معروضات کی نشان دہی کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

دعاے سیفی افضل الادعیہ، مجرب الاجابت، کثیر البرکت اور آیۃ من آیات اللہ ہے۔ اس میں اسم اعظم، آیاتِ قرآن، آثارِ عجیبہ اور اسرارِ غریبہ مخفی ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اسے سیف اللہ، سہم اللہ، یمین اللہ، یثاق الحق، حصن الاکبر، محل الانوار اور شرح الآثار وغیرہ سے موسوم کیا ہے۔ (جواہر خمسہ، تیسرا جوہر: ۳۰۷تا۳۰۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۶ء)

نیز دعاے سیفی کی اسناد میں لکھا ہے کہ ستر ہزار ملائکہ یعنی فرشتے اور ستر ہزار روحانی جن وموکلات اس دعا کی خدمت پر مامور اور مقرر ہیں جو حسب استعداد اور بمطابق قابلیت عامل دعاے سیفی کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اس کے ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں راہنمائی کرتے ہیں۔ (الحرز الیمانی المعروف دعاے سیفی :۴، دین محمدی پریس لاہور ۱۳۹۵ھ)

شیخ ابوالفضل کرمانی علیہ الرحمہ سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ دعا بارہ ہزار خاصیتیں رکھتی ہے، چھ ہزار دینی اور چھ ہزار دنیوی۔ جو کوئی چاشت کے وقت اس کی مواظبت کرے، تمام مہمات اس کی سرانجام پائیں، اور اگر چالیس روز تک برابر ہر روز تین مرتبہ پڑھے امید ہے کہ ولایت کا مرتبہ پائے۔ (جواہر خمسہ مترجم، تیسرا جوہر :۳۲۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۶ء)

حضرت شیخ محمد سکاکی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ مجھ کو جب کوئی حاجت ہوتی یا کوئی مہم درپیش ہوتی تو جمعہ کے دن صبح کو دعاے سیفی پڑھتا، حق تعالیٰ اسی وقت مستجاب فرماتا۔ (واضح ہو کہ ظاہراً یہ ماجرا حضرت سلطان العارفین کی ابتدائی حالت کا معلوم ہوتا ہے؛ کیوں کہ حضرت کی انتہائی حالت یہ ہو گئی تھی کہ جو کچھ خاطر شریف میں گزرتا اسی وقت ہو کر رہتا تھا)۔ (جواہر خمسہ مترجم، تیسرا جوہر :۳۲۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۶ء)

اس کو 'حرزِ یمانی' اور 'حرز الصحابہ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

حرزِ یمانی کہنے کی وجہ : حرز یمانی اس واسطے کہتے ہیں کہ ملک یمن کا ایک بادشاہ جسے دشمنوں نے اپنی سلطنت سے نکال کر اس کے ملک اور سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا ۔ اس نے اپنے ملک اور سلطنت کی واپسی کی بہت کوشش کی؛ مگر ہر دفعہ ناکام رہا، آخر کار ہر طرف سے مایوس اور ناامید ہو کر یمن کا معزول اور مغلوب بادشاہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر باطنی و غیبی مدد کا طالب ہوا۔

آپ نے اس کے حال پر رحم فرما کر اُسے دعاے سیفی لکھ کر دی کہ اسے پڑھا کرو ان شاء اللہ اس دعا کی برکت سے تجھے جلد ہی اپنی بادشاہی اور سلطنت واپس مل جائے گی؛ چنانچہ اس بادشاہ نے دعاے سیفی پڑھنا شروع کی تو اس کی برکت سے واقعتًا بہت جلد اسے اپنی کھوئی ہوئی یمن کی سلطنت واپس مل گئی اور اسے بہت ترقی و عروج حاصل ہوا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال ۔

حرز الصحابہ کہنے کی وجہ : حرز الصحابہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ صحابہ کرام کے درمیان بھی مقبول و متداول تھی ۔ پھر تابعین اور تبع تابعین نے بھی اسے اپنے معمولات میں رکھا، اس طرح پوری اسلامی دنیا میں اس کا چرچا ہو گیا، اور لوگ اس دعا کی برکت سے اپنی مرادیں پاتے اور مہموں میں کامیاب ہوتے رہے ۔

پڑھنے کا طریقہ : دعاے سیفی پڑھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ

ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سورۂ یٰسٓ پڑھ کر دعاے سیفی ایک مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اس دعا کے اندر بعض خاص خاص مقامات ہیں، جہاں عامل کو حسب مدعا اشارہ کرنا پڑتا ہے؛ مثلاً بعض دعائیں محبت و تسخیر کے لیے، بعض ہلاکت و مقہوریِ دشمن کے لیے اور بعض دیگر حاجات کے لیے مخصوص ہیں۔ عامل اس مقام پر اپنی مدعا کے مطابق اشارہ کرے۔ اگر دعاے سیفی پڑھنے سے پیشتر بطور حصار الحمد شریف، آیت الکرسی اور چار قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے اور بعدہ یٰس و دعاے سیفی پڑھے تو بہت بہتر ہے۔ (مخزن الاسرار و سلطان الاوراد، مرتبہ پیر نور محمد سروری قادری: ۲۸۲ تا ۲۸۶)

ایسے تھے مرے اَسلاف: یہاں ضمنی طور پر اس اَمر کا انکشاف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اکابر و مشائخ اَنفاسِ حیات کے کیسے قدردان و پاسدار تھے، اپنے اوقات وہ کس طرح اوراد و وظائف کی نذر کردیتے تھے، اور زندگی کا ایک بڑا حصہ انھوں نے احزاب و ادعیہ کی تلاوت و مداومت پر کس طرح لگا دیا تھا۔ سلطان الاولیاء، شیخ الشیوخ، پیر پیراں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی سیرت کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اپنی علمی و فکری سرگرمیوں کی انجام دہی کے ساتھ آپ کے ہر دن کے الگ ورد رکھے تھے۔ نیز صبح و شام کے اوراد، وردِ اشراق، بعد ظہر حزب السریانی، بعد عصر وردِ فتح البصائر، بعد مغرب حزب الفتحیۃ، بعد عشا ورد التمجید، پھر ورد البسملۃ، دعاء البسملۃ، ورد الفاتحۃ، دعاء الفاتحۃ، دعاء السر

الشریفہ، دعاے سورۂ واقعہ، دعاے توسل، دعاے یٰس، دعاے سیفی، دعاے مغنی (حزب الوسیلہ)، حزب الحفظ، احزاب النصر، حزب النور وقضاء الحوائج، صلوات الکبریت الاحمر، الصلوٰۃ الکبریٰ، صلاۃ بشائر الخیرات، ورد الجلالہ اوردعاے اسم اللہ وغیرہ آپ کے معمولات میں شامل تھے۔ یعنی آدمی سوچے تو ورطۂ حیرت میں آجائے کہ اللہ نے آپ کے وقت میں کتنی برکت دے رکھی تھی کہ ان سارے اوراد واحزاب کے لیے آپ وقت نکال لیتے تھے اور ساتھ ہی فروغِ علم وکمال اور خدمت خلقِ خدامیں بھی ہمہ تن مصروف رہاکرتے تھے۔

ہم نے دیکھا کہ ہمارے نوجوان علما وفضلا معرفت و روحانیت اور وردو وظیفہ سے کافی دور رہتے ہیں، اور پھر فی زمانہ سوشل میڈیا کی بے ہنگم مصروفیات نے جلتے پر تیل کا کام کردیا، اس طرح ان کا تعلق روحانی دنیا سے یکسر منقطع ہوگیا۔ الحمدللہ! ماضی قریب میں ہم نے دلائل الخیرات اور حزب البحر کے ذریعہ انھیں شجرروحانیت ومعرفت سے پیوستہ کرنے کی ادنیٰ کوشش کی اوراس میں اُمید سے زیادہ ہمیں کامیابی ملی، اوراہل علم کی خوب شفقتیں اور دعائیں ملیں۔ نتیجتاً ہزارہا ہزار کی تعداد میں ہندوپاک کے اندر نئے قارئین پیدا ہوئے اور نہایت اخلاص کے ساتھ ان کی مواظبت پر کمرِ ہمت کس لی۔ اللہ رب العزت انھیں اِستقامت نصیب کرے اور علم و معرفت کی برکاتِ بے پایاں سے انھیں شادکام ومالامال فرمائے۔

دعاے مغنی شریف

نقد و نظر کے آئینے میں

دعاے مغنی کو الحزبُ المغنی بھی کہا جاتا ہے۔ عربی میں حزب' دعا کے معنے میں بھی آتا ہے۔ عجب اتفاق ہے کہ جملہ وظائف و عملیات کی کتب میں اس بابرکت دُعا کا انتساب معروف عاشق نادیدۂ رسول حضرت سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کیا گیا ہے، اور یہی ہم سنتے بھی آئے تھے؛ لیکن جب اس پر کام کرنے کے دوران اس کی تحقیق و تنقیح کی تو اپنی بساط کے مطابق کسی مستند ذریعہ سے اس کا سیدنا اویس قرنی سے منسوب ہونا ثابت نہ ہوسکا۔

ہاں! اس بیچ اس بات کا سراغ ضرور لگا کہ یہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی دعا ہے جو سلسلہ عالیہ قادریہ میں 'حزب الوسیلہ' کے نام سے مشہور و مقبول ہے اور شیخ جیلانی کے اوراد و وظائف میں شامل رہی ہے۔ مشائخ قادریہ نے متفقہ طور پر اسے اورادِ قادریہ میں شامل رکھا ہے، جس کا ذکر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی کتاب السفینۃ القادریہ، اور الحاج اسماعیل القادری کی تصنیف الفیوضات الربانیۃ وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: الکنوز النورانیۃ من ادعیۃ واوراد السادۃ القادریہ، مخلف یحی العلی الحسینی: ۳۳۳ مطبوعہ دارالریحانہ، قاہرہ ۲۰۱۷ء)

تاہم اس کی تطبیق کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے دعا تو سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہی کی ہو اور شیخ جیلانی قدس سرہ نے اسے اپنے اوراد میں شامل فرمالیا ہو، اور پھر آگے چل کر سلسلہ قادریہ میں آپ ہی کے نام سے مشہور و مروّج ہو گئی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تاہم امر واقعہ جو بھی ہو، اور اس کا انتساب جس سے بھی ہو، یہ دعا فی نفسہ بڑی اہمیت وکرامت کی حامل، اسرار وفضائل کی جامع، فوائد و برکات کا گنجینہ اور فیوضات وفتوحات سے لبریز ہے۔

یہ دعا ساداتِ صوفیہ کے مجربات میں سے ہے اور اسے عموماً کسب فیض وتاثیر کے لیے دعاے سیفی کے بعد پڑھا جاتا ہے؛ حتیٰ کہ مشائخ عظام جب سند اجازت سے نوازتے ہیں تو دعاے سیفی کے ساتھ اس کو پڑھنے کی تاکید بھی فرماتے ہیں۔

اس دعا کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حصول غنا اور خیر و برکت کے لیے بہت ہی مجرب ہے۔ بے شمار صوفیہ کرام کے معمولات میں یہ شامل رہی ہے اور اس کے فوائد و خواص بے پناہ ہیں؛ کیونکہ اسے پڑھنے سے مشکل سے مشکل کام آسان ہو جاتا ہے، دنیا وآخرت سنور جاتی ہے، پڑھنے والے پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کُھل جاتے ہیں، دنیا میں عزّت و مکرمت ملتی ہے، رزق میں اضافہ ہوتا ہے ،ایمان میں

استقامت پیدا ہوتی ہے، اور دشمن سے نجات مل جاتی ہے؛ گویا کہ اسے پڑھنے والا دنیا کے ہر کام سے غنی اور برکاتِ عقبیٰ کا دھنی ہوتا چلا جاتا ہے۔

جب کوئی مشکل درپیش ہو اور ہر طرف سے مایوسی و خطرات نے گھیر رکھا ہو تو اس صورت میں اس دعا کو اکتالیس مرتبہ روزانہ نمازِ فجر کے فرضوں اور سنتوں کے درمیان چالیس روز تک پڑھا جائے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درودِ پاک۔ جسم وقلب کی طہارت کا خاص خیال رکھا جائے۔ ان شاء اللہ جو مقصد بھی ہو بارگاہِ رب العزت سے حاصل ہوگا۔

قضاے حاجت کے لیے اس دعا کو پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تین روز متواتر روزے رکھے، اور عشا کی نماز کے بعد اس دعا کو اکتالیس دفعہ پڑھے، ان شاء اللہ جو بھی جائز حاجت ہوگی بارگاہِ الٰہی سے پوری کر دی جائے گی۔ اگر دعاے سیفی کے ساتھ ہر روز اس کا بھی ایک مرتبہ ورد ہو جایا کرے تو کیا کہنے!۔

قارئین سے گزارش ہے کہ ایک مبتدی کی مانند ان کی تلاوت و قراءت کی مسند پر جمے رہیں، اللہ کی رحمت سے کیا بعید کہ وہ جس طرح ان کے عاملین کو اپنی خصوصی عنایات و توجہات سے نوازتا ہے، اس کے کچھ چھینٹے

ہم کم سوادوں پر بھی ڈال کر ہمارے بخت خفتہ کو رشکِ سکندر بنا دے۔

جنھیں توفیق مل جائے وہ کسی مستند شیخ کی تربیت میں آکر باقاعدہ اس کی زکوٰۃ بھی نکال دیں اور اس کے اِشارات واوقاف کا بھی اِہتمام کریں۔ بقیہ احباب فیض و برکت کی نیت سے ان کو متواتر زیر تلاوت رکھیں۔

مجھے رب کریم کی ذات سے اُمید واثق ہے کہ جس طرح دلائل الخیرات وحزب البحر سے دلچسپی وشغف پیدا کرکے ہمارے مخلص اَحباب اس پر مداومت برتنے کی مساعی جمیلہ کر رہے ہیں، دعاے سیفی و مغنی کو بھی اپنے معمولات میں شامل کرکے اس کی فتوحات و برکات سے حصہ پانے کی مومنانہ کوشش فرمائیں گے۔

اللہ جل مجدہٗ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی سے دست بدعا ہوں کہ ربّ کریم ہمیں معرفت و روحانیت کی حقیقی برکات سے حظِ وافر عطا فرمائے، اپنے علم کو رنگ عمل دینے کی توفیق ہمارے رفیق حال کردے، اور صاحبانِ علم و معرفت کی کفش برداری کے شرف سے ہمیں کبھی محروم نہ فرمائے۔ آمین بجاہ صفوۃ الانبیاء والمرسلین ﷺ

خاکِ پاے علماوعرفا

محمد افروز قادری چریاکوٹی

۳؍ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ۔۔۔ ۲۶؍ مارچ ۲۰۲۳ء بروز یک شنبہ

الحِزبُ السَّيفِي

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اُقَدِّمُ إِلَيۡكَ بَيۡنَ يَدَىۡ كُلِّ نَفَسٍ وَلَمۡحَةٍ وَطَرۡفَةٍ يَطۡرِفُ بِهَا أَهۡلُ السَّمٰوَاتِ وَأَهۡلُ الۡأَرۡضِ ۞ وَكُلِّ شَيۡءٍ هُوَ فِي عِلۡمِكَ كَائِنٌ أَوۡ قَدۡ كَانَ أُقَدِّمُ إِلَيۡكَ بَيۡنَ يَدَيۡ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ۞

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ أَنۡتَ اللهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ الۡمُبِيۡنُ الۡقَدِيۡمُ ۞ الۡمُتَعَزِّزُ بِالۡعَظَمَةِ وَالۡكِبۡرِيَآءِ ۞ الۡمُتَفَرِّدُ بِالۡبَقَآءِ ۞ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ ۞ الۡقَادِرُ الۡمُقۡتَدِرُ ۞ الۡجَبَّارُ الۡقَهَّارُ الَّذِيۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنۡتَ ۞ أَنۡتَ رَبِّي وَأَنَا عَبۡدُكَ ۞ عَمِلۡتُ سُوۡٓءًا وَظَلَمۡتُ نَفۡسِيۡ وَاعۡتَرَفۡتُ

بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِي كُلَّهَا ۞ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ۞ يَا غَفُورُ يَا شَكُوْرُ ۞ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيْمُ ۞ يَا صَبُوْرُ يَا رَحِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَ أَنْتَ الْمَحْمُوْدُ وَ أَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ ۞ وَأَشْكُرُكَ وَأَنْتَ الْمَشْكُوْرُ وَأَنْتَ لِلشُّكْرِ أَهْلٌ ۞ عَلٰى مَا خَصَّصْتَنِيْ بِهٖ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَآئِبِ ۞ وَ أَوْصَلْتَ إِلَيَّ مِنْ فَضَآئِلِ الصَّنَائِعِ ۞ وَ أَوْلَيْتَنِي بِهٖ مِنْ إِحْسَانِكَ ۞ وَبَوَّأْتَنِي بِهٖ مِنْ مَظَنَّةِ الصِّدْقِ عِنْدَكَ ۞ وَأَنَلْتَنِي بِهٖ مِنْ مِنَنِكَ الْوَاصِلَةِ إِلَيَّ ۞ وَأَحْسَنْتَ بِهٖ إِلَيَّ كُلَّ وَقْتٍ مِنْ دَفْعِ الْبَلِيَّةِ عَنِّي وَالتَّوْفِيقِ لِي ۞ وَالْإِجَابَةِ لِدُعَآئِي حِيْنَ أُنَادِيْكَ دَاعِيًا ۞ وَأُنَاجِيْكَ رَاغِبًا ۞ وَأَدْعُوْكَ مُتَضَرِّعًا مُصَافِيًا ضَارِعًا ۞ وَحِيْنَ أَرْجُوْكَ رَاجِيًا فَأَجِدُكَ كَافِيًا ۞ وَأَلُوْذُ بِكَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا ۞ فَكُنْ لِيْ وَلِأَهْلِيْ وَلِإِخْوَانِي كُلِّهِمْ جَارًا حَاضِرًا حَفِيًّا بَارًّا ۞ وَلِيًّا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا نَاظِرًا ۞ وَعَلَى الْأَعْدَآءِ كُلِّهِمْ

نَاصِرًا ۞ وَلِلْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ كُلِّهَا غَافِرًا ۞ وَلِلْعُيُوبِ كُلِّهَا سَاتِرًا ۞ لَمْ أُعْدَمْ عَوْنَكَ وَ بِرَّكَ وَ خَيْرَكَ وَ عِزَّكَ وَإِحْسَانَكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُنْذُ أَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْاِخْتِبَارِ ۞ وَالْفِكْرِ وَالْاِعْتِبَارِ ۞ لِتَنْظُرَ مَا اُقَدِّمُ لِدَارِ الْخُلُوْدِ وَالْقَرَارِ ۞ وَالْمُقَامَةِ مَعَ الْأَخْيَارِ ۞ فَأَنَا عَبْدُكَ ۞ فَاجْعَلْنِيْ يَا رَبِّ عَتِيْقَكَ ۞ يَا إِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ؛ خَلِّصْنِيْ وَأَهْلِيْ وَإِخْوَانِيْ كُلَّهُمْ مِنَ النَّارِ وَمِنْ جَمِيْعِ الْمَضَارِّ وَالْمَضَالِّ ۞ وَالْمَصَآئِبِ وَالْمَعَآئِبِ ۞ وَالنَّوَآئِبِ وَ اللَّوَازِبِ ۞ وَاللَّوَازِمِ والْهُمُوْمِ الَّتِيْ قَدْ سَاوَرَتْنِيْ فِيْهَا الْغُمُوْمُ ۞ بِمَعَارِيْضِ أَصْنَافِ الْبَلَآءِ ۞ وَضُرُوْبِ جَهْدِ الْقَضَآءِ ۞ إِلٰهِيْ لَا أَذْكُرُ مِنْكَ إِلَّا الْجَمِيْلَ ۞ وَلَمْ أَرَ مِنْكَ إِلَّا التَّفْضِيْلَ ۞ خَيْرُكَ لِيْ شَامِلٌ ۞ وَصُنْعُكَ لِيْ كَامِلٌ ۞ وَلُطْفُكَ لِيْ كَافِلٌ ۞ وَبِرُّكَ لِيْ غَامِرٌ ۞ وَفَضْلُكَ عَلَيَّ دَآئِمٌ مُّتَوَاتِرٌ ۞ وَنِعَمُكَ عِنْدِيْ مُتَّصِلَةٌ ۞ لَمْ تَخْفِرْ

لِيْ جَوَارِيْ ۞ وَاٰمَنْتَ خَوْفِي ۞ وَصَدَّقْتَ رَجَآئِي ۞ وَحَقَّقْتَ
اٰمَالِي ۞ وَصَاحَبْتَنِيْ فِي أَسْفَارِيْ ۞ وَأَكْرَمْتَنِيْ فِي أَحْضَارِيْ ۞
وَ عَافَيْتَ أَمْرَاضِيْ ۞ وَشَفَيْتَ أَوْصَابِي ۞ وَأَحْسَنْتَ مُنْقَلَبِي
وَمَثْوَايَ ۞ وَلَمْ تُشْمِتْ بِي أَعْدَآئِي وَحُسَّادِيْ ۞ وَ رَمَيْتَ
مَنْ رَمَانِي بِسُوْٓءٍ ۞ وَكَفَيْتَنِي شَرَّ مَنْ عَادَانِي ۞ فَأَنَا أَسْأَلُكَ
يَا اَللّٰهُ الْاٰنَ أَنْ تَدْفَعَ عَنِّيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ ۞ وَظُلْمَ
الظَّالِمِيْنَ ۞ وَ شَرَّ الْمُعَانِدِيْنَ ۞ وَاحْمِنِيْ وَأَهْلِيْ وَإِخْوَانِيْ
كُلَّهُمْ بِسُرَادِقَاتِ عِزِّكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ ۞ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ أَعْدَائِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۞ وَاخْطَفْ
أَبْصَارَهُمْ عَنِّيْ بِنُوْرِ قُدْسِكَ ۞ وَاضْرِبْ رِقَابَهُمْ بِجَلَالِ
مَجْدِكَ ۞ وَاقْطَعْ أَعْنَاقَهُمْ بِسَطَوَاتِ قَهْرِكَ ۞ وَأَهْلِكْهُمْ وَ
دَمِّرْهُمْ تَدْمِيْرًا ۞ كَمَا دَفَعْتَ كَيْدَ الْحُسَّادِ عَنْ أَنْبِيَآئِكَ ۞
وَضَرَبْتَ رِقَابَ الْجَبَابِرَةِ لِأَصْفِيَآئِكَ ۞ وَ خَطِفْتَ أَبْصَارَ

الْأَعْدَآءِ عَنْ أَوْلِيَآئِكَ ۞ وَقَطَعْتَ أَعْنَاقَ الْأَكَاسِرَةِ لِأَتْقِيَآئِكَ ۞ وأَهْلَكْتَ الْفَرَاعِنَةَ وَدَمَّرْتَ الدَّجَاجِلَةَ لِخَوَاصِّكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ۞ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ ۞ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ ۞ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ ۞ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى جَمِيْعِ أَعْدَآئِكَ ۞ فَحَمْدِيْ لَكَ يَا إِلٰهِىْ وَاصِبٌ ۞ وَ ثَنَائِيْ لَكَ مُتَوَاتِرٌ دَآئِبًا دَآئِمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَى الدَّهْرِ بِأَلْوَانِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ ۞ وَ صُنُوْفِ اللُّغَاتِ الْمَادِحَةِ وَ أَصْنَافِ التَّنْزِيْهِ خَالِصًا لِذِكْرِكَ ۞ وَمَرْضِيًّا لَكَ بِنَاصِعِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ ۞ وَخَالِصِ التَّوْحِيْدِ ۞ وَإِخْلَاصِ التَّقَرُّبِ وَالتَّقْرِيْبِ وَالتَّفْرِيْدِ ۞ وَإِمْحَاضِ التَّمْجِيْدِ ۞ بِطُوْلِ التَّعَبُّدِ وَالتَّعْدِيْدِ ۞ لَمْ تُعَنْ فِيْ قُدْرَتِكَ ۞ وَ لَمْ تُشَارَكْ فِيْ أُلُوْهِيَّتِكَ ۞ وَلَمْ تُعْلَمْ لَكَ مَائِيَّةٌ وَ لَا مَاهِيَّةٌ فَتَكُوْنَ

لِلْأَشْيَآءِ الْمُخْتَلِفَةِ مُجَانِسًا ۞ وَلَمْ تُعَايِنْ إِذْ خَلَقْتَ الْأَشْيَآءَ عَلَى الْعَزَآئِمِ الْمُخْتَلِفَاتِ ۞ وَلَا خَرَقَتِ الْأَوْهَامُ حُجُبَ الْغُيُوْبِ إِلَيْكَ فَاعْتُقِدَ مِنْكَ مَحْدُوْدًا فِي مَجْدِ عَظَمَتِكَ ۞ وَلَا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ ۞ وَ لَا يَنَالُكَ غَوْصُ الْفِطَنِ ۞ وَلَا يَنْتَهِيْ إِلَيْكَ بَصَرُ نَاظِرٍ فِي مَجْدِ جَبَرُوْتِكَ ۞ اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ صِفَاتُ قُدْرَتِكَ ۞ وَ عَلَا عَنْ ذِكْرِ الذَّاكِرِيْنَ كِبْرِيَآءُ عَظَمَتِكَ ۞ فَلَا يَنْتَقِصُ مَا أَرَدْتَ أَنْ يَزْدَادَ ۞ وَلَا يُزْدَادُ مَا أَرَدْتَ أَنْ يَنْتَقِصَ ۞ وَ لَا أَحَدَ شَهِدَكَ حِيْنَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ ۞ وَ لَا نِدَّ وَ لَا ضِدَّ حَضَرَكَ حِيْنَ بَرَأْتَ النُّفُوْسَ ۞ كَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ تَفْسِيْرِ صِفَاتِكَ ۞ وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِكَ وَ صِفَتِكَ ۞ وَكَيْفَ يُوْصَفُ كُنْهُ صِفَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ الْأَزَلِيُّ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ اَزَلِيًّا بَاقِيًا أَبَدِيًّا سَرْمَدِيًّا

دَآئِمًا فِي الْغُيُوبِ ۞ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۞ لَيْسَ فِيْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ ۞ وَ لَمْ يَكُنْ إِلٰهٌ سِوَاكَ ۞ حَارَتْ فِي بِحَارِ بَهَآءِ مَلَكُوْتِكَ عَمِيْقَاتُ مَذَاهِبِ التَفَكُّرِ ۞ وَتَوَاضَعَتِ الْمُلُوْكُ لِهَيْبَتِكَ ۞ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ بِذِلَّةِ الْاِسْتِكَانَةِ لِعِزَّتِكَ ۞ وَ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ ۞ وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِكَ ۞ وَ خَضَعَتْ لَكَ الرِّقَابُ ۞ وَ كَلَّ دُوْنَ ذٰلِكَ تَحْبِيْرُ اللُّغَاتِ ۞ وَضَلَّ هُنَالِكَ التَّدْبِيْرُ فِي الصِّفَاتِ وَفِي تَصَارِيْفِ الصِّفَاتِ ۞ فَمَنْ تَفَكَّرَ فِي إِنْشَآئِكَ الْبَدِيْعِ وَثَنَآئِكَ الرَّفِيْعِ وَتَعَمَّقَ فِي ذٰلِكَ؛ رَجَعَ طَرْفُهٗ إِلَيْهِ خَاسِئًا حَسِيْرًا ۞ وَعَقْلُهٗ مَبْهُوْتًا ۞ وَتَفَكُّرُهٗ مُتَحَيِّرًا أَسِيْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا دَآئِمًا مُتَوَالِيًا مُتَوَاتِرًا ۞ مُتَضَاعِفًا مُتَّسِعًا ۞ مُتَّسِقًا مُسْتَوْثِقًا ۞ يَدُوْمُ وَ يَتَضَاعَفُ وَ لَا يَبِيْدُ ۞ غَيْرَ مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَكُوْتِ ۞ وَلَا مَطْمُوْسٍ فِي الْمَعَالِمِ ۞ وَلَا مُنْتَقِصٍ فِي

الْعِرْفَانِ ❁ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَكَارِمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصىٰ ❁ وَ نِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُسْتَقْصىٰ فِي اللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ❁ وَ الصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ❁ وَ فِي الْبَرَارِىْ وَالْبِحَارِ ❁ وَالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ❁ وَالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ❁ وَالظَّهِيْرَةِ وَ الْأَسْحَارِ ❁ وَفِي كُلِّ جُزْءٍ مِنْ أَجْزَآءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ❁ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيْقِكَ قَدْ أَحْضَرْتَنِيْ النَّجَاةَ ❁ وَجَعَلْتَنِيْ مِنْكَ فِي وِلَايَةِ الْعِصْمَةِ فَلَمْ اَبْرَحْ فِي سُبُوغِ نَعْمَائِكَ ❁ وَتَتَابُعِ اٰلَائِكَ مَحْرُوْسًا بِكَ فِي الرَّدِّ وَالْاِمْتِنَاعِ مِنِّيْ ❁ وَ مَحْفُوْظًا بِكَ فِي الْمَنْعَةِ وَالدِّفَاعِ عَنِّيْ ❁ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَحْمَدُكَ إِذْ لَمْ تُكَلِّفْنِيْ فَوْقَ طَاقَتِيْ ❁ وَ لَمْ تَرْضَ مِنِّي إِلَّا طَاعَتِيْ ❁ وَ رَضِيْتَ مِنِّيْ مِنْ طَاعَتِكَ وَعِبَادَتِكَ دُوْنَ اسْتِطَاعَتِيْ ❁ وَأَقَلَّ مِنْ وُسْعِيْ وَ مَقْدِرَتِي ❁ فَإِنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ❁ لَم تَغِبْ وَلَا تَغِيْبُ عَنْكَ غَائِبَةٌ ❁ وَ لَا تَخْفىٰ عَلَيْكَ خَافِيَةٌ ❁ وَلَنْ

تَضِلَّ عَنْكَ فِي ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ ۞ إِنَّمَا اَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا دَآئِمًا مِثْلَ مَا حَمِدْتَ بِهٖ نَفْسَكَ ۞ وَأَضْعَافَ مَا حَمِدَكَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ ۞ وَ سَبَّحَكَ بِهِ الْمُسَبِّحُوْنَ ۞ وَ مَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ ۞ وَكَبَّرَكَ بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ ۞ وَهَلَّلَكَ بِهِ الْمُهَلِّلُوْنَ ۞ وَ قَدَّسَكَ بِهِ الْمُقَدِّسُوْنَ ۞ وَ وَحَّدَكَ بِهِ الْمُوَحِّدُوْنَ ۞ وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ ۞ وَاسْتَغْفَرَكَ بِهِ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ ۞ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّيْ وَحْدِيْ فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ اَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ جَمِيْعِ الْحَامِدِيْنَ ۞ وَ تَوْحِيْدِ أَصْنَافِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَالْمُخْلِصِيْنَ ۞ وَتَقْدِيْسِ أَجْنَاسِ الْعَارِفِيْنَ ۞ وَثَنَآءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ وَالْمُصَلِّيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ ۞ وَ مِثْلُ مَا أَنْتَ بِهٖ عَالِمٌ وَأَنْتَ مَحْمُوْدٌ وَ مَحْبُوْبٌ وَ مَحْجُوْبٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ مِنَ الْحَيْوَانَاتِ

وَالْبَرَايَا وَالْأَنَامِ ❁ إِلٰهِيْ أَسْأَلُكَ بِمَسَائِلِكَ ❁ وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ
فِيْ بَرَكَاتِ مَا أَنْطَقْتَنِيْ بِهٖ مِنْ حَمْدِكَ ❁ وَ وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ مِنْ
شُكْرِكَ وَ تَمْجِيْدِيْ لَكَ ❁ فَمَا أَيْسَرَ مَا كَلَّفْتَنِيْ بِهٖ مِنْ
حَقِّكَ ❁ وَأَعْظَمَ مَا وَعَدْتَنِيْ بِهٖ مِنْ نَعْمَآئِكَ وَ مَزِيْدِ الْخَيْرِ
عَلٰى شُكْرِكَ ❁ إِبْتَدَأْتَنِيْ بِالنِّعَمِ فَضْلًا وَ طَوْلًا ❁ وَ أَمَرْتَنِيْ
بِالشُّكْرِ حَقًّا وَعَدْلًا ❁ وَ وَعَدْتَنِيْ عَلَيْهِ أَضْعَافًا وَّ مَزِيْدًا ❁
وَأَعْطَيْتَنِيْ مِنْ رِّزْقِكَ وَاسِعًا كَثِيْرًا اخْتِيَارًا وَ رِضًا ❁ وَ
سَأَلْتَنِيْ عَنْهُ شُكْرًا يَسِيْرًا ❁ فَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ عَلَيَّ إِذْ
نَجَّيْتَنِيْ وَعَافَيْتَنِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ ❁ وَدَرْكِ
الشَّقَآءِ ❁ وَ لَمْ تُسْلِمْنِيْ لِسُوْٓءِ قَضَآئِكَ وَ بَلَآئِكَ ❁ وَجَعَلْتَ
مَلْبَسِيْ الْعَافِيَةَ ❁ وَاَوْلَيْتَنِي الْبَسْطَةَ وَالرَّخَآءَ ❁ وَشَرَعْتَ
لِيْ أَيْسَرَ الْقَصْدِ ❁ وَضَاعَفْتَ لِيْ أَشْرَفَ الْفَضْلِ مَعَ مَا
عَبَّدْتَنِيْ بِهٖ مِنَ الْمَحَجَّةِ الشَّرِيْعَةِ ❁ وبَشَّرْتَنِيْ بِهٖ مِنَ

الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ ۞ وَاصْطَفَيْتَنِيْ بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ
دَعْوَةً ۞ وَأَفْضَلِهِمْ شَفَاعَةً ۞ وَأَرْفَعِهِمْ دَرَجَةً ۞ وَأَقْرَبِهِمْ
مَنْزِلَةً ۞ وَأَوْضَحِهِمْ حُجَّةً ۞ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۞ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۞ وَ
أَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞ وَاغْفِرْ لِي وَلِأَهْلِي وَ
لِإِخْوَانِي كُلِّهِمْ مَا لَا يَسَعُهٗ إِلَّا مَغْفِرَتُكَ ۞ وَ لَا يَمْحَقُهٗ إِلَّا
عَفْوُكَ ۞ وَ لَا يُكَفِّرُهٗ إِلَّا تَجَاوُزُكَ وَ فَضْلُكَ ۞ وَ هَبْ لِي فِي
يَوْمِيْ هٰذَا ۞ وَلَيْلَتِيْ هٰذِهٖ ۞ وَسَاعَتِي هٰذِهٖ ۞ وَشَهْرِىْ هٰذَا ۞
وَ سَنَتِيْ هٰذِهٖ يَقِيْنًا صَادِقًا يُهَوِّنُ عَلَيَّ مَصَآئِبَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَأَحْزَانَهُمَا ۞ وَ يُشَوِّقُنِيْ إِلَيْكَ ۞ وَ يُرَغِّبُنِي فِيْمَا
عِنْدَكَ ۞ وَاكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ ۞ وَبَلِّغْنِي الْكَرَامَةَ مِنْ
عِنْدِكَ ۞ وَاَوْزِعْنِيْ شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ اللهُ

الَّذِيْ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۞ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ ۞ الرَّفِيْعُ الْبَدِيْعُ ۞
الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ ۞ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ الَّذِيْ لَيْسَ لِأَمْرِكَ
مَدْفَعٌ ۞ وَ لَا عَنْ قَضَآئِكَ مُمْتَنَعٌ ۞ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَبِّي وَ رَبُّ
كُلِّ شَيْءٍ ۞ فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ۞ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ۞ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۞ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ
الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ ۞ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ ۞ وَالشُّكْرَ عَلٰى
نِعَمِكَ ۞ وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ ۞ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ كُلِّ
مَا تَعْلَمُ ۞ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ ۞ وَأَسْتَغْفِرُكَ
مِنْ شَرِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ ۞ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞ وَأَسْأَلُكَ لِيْ وَ
لِأَهْلِيْ وَلِإِخْوَانِيْ كُلِّهِمْ أَمْنًا ۞ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جَآئِرٍ ۞
وَمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ ۞ وَظُلْمِ كُلِّ ظَالِمٍ ۞ وَسِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ ۞
وَبَغْيِ كُلِّ بَاغٍ ۞ وَحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ ۞ وَغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ ۞
وَكَيْدِ كُلِّ كَايِدٍ ۞ وَعَدَاوَةِ كُلِّ عَدُوٍّ ۞ وَطَعْنِ كُلِّ طَاعِنٍ ۞

وَ قَدْحِ كُلِّ قَادِحٍ ❁ وَحِيَلِ كُلِّ مُحِيْلٍ ❁ وَ شَمَاتَةِ كُلِّ شَامِتٍ ❁ وكَشْحِ كُلِّ كَاشِحٍ ❁ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ عَلَى الْأَعْدَآءِ وَالْقُرَنَآءِ ❁ وَإِيَّاكَ أَرْجُوْ وِلَايَةَ الْاَحِبَّآءِ وَ الْأَوْلِيَآءِ وَالْقُرَبَآءِ ❁ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا لَا أَسْتَطِيْعُ إِحْصَاءَهٗ وَلَا تَعْدِيْدَهٗ مِنْ عَوَائِدِ فَضْلِكَ ❁ وَعَوَارِفِ رِزْقِكَ ❁ وَأَلْوَانِ مَا أَوْلَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ إِرْفَادِكَ وَكَرَمِكَ ❁ فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ❁ الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ حَمْدُكَ ❁ الْبَاسِطُ بِالْجُوْدِ يَدُكَ ❁ لَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ ❁ وَلَا تُنَازَعُ فِيْ أَمْرِكَ وَسُلْطَانِكَ وَمُلْكِكَ ❁ وَلَا تُشَارَكُ فِيْ رُبُوبِيَّتِكَ ❁ وَلَا تُزَاحَمُ فِيْ خَلِيْقَتِكَ ❁ تَمْلِكُ مِنَ الْأَنَامِ مَا تَشَآءُ ❁ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مِنْكَ إِلَّا مَا تُرِيْدُ ❁ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ ❁ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ ❁ الْقَاهِرُ الْمُقَدَّسُ بِالْمَجْدِ فِيْ نُوْرِ الْقُدْسِ تَرَدَّيْتَ بِالْمَجْدِ وَالْبَهَآءِ ❁ وَتَعَظَّمْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْعَلَآءِ ❁ وَتَأَزَّرْتَ

بِالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ ۞ وَتَغَشَّيْتَ بِالنُّورِ وَالضِّيَآءِ ۞ وَتَجَلَّلْتَ بِالْمَهَابَةِ وَالْبَهَآءِ ۞ لَكَ الْمَنُّ الْقَدِيْمُ وَالسُّلْطَانُ الشَّامِخُ ۞ وَالْمُلْكُ الْبَاذِخُ ۞ وَالْجُوْدُ الْوَاسِعُ ۞ وَالْقُدْرَةُ الْكَامِلَةُ ۞ وَالْحِكْمَةُ الْبَالِغَةُ ۞ وَالْعِزَّةُ الشَّامِلَةُ ۞ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَعَلْتَنِيْ مِنْ أُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ هُوَ أَفْضَلُ بَنِيْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْنَ كَرَّمْتَهُمْ وَحَمَلْتَهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۞ وَ رَزَقْتَهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۞ وَفَضَّلْتَهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ تَفْضِيْلًا ۞ وَخَلَقْتَنِيْ سَمِيْعًا بَصِيْرًا صَحِيْحًا سَوِيًّا سَالِمًا مُعَافًى ۞ وَلَمْ تَشْغَلْنِيْ بِنُقْصَانٍ فِيْ بَدَنِيْ عَنْ طَاعَتِكَ ۞ وَلَا بِاٰفَةٍ فِيْ جَوَارِحِيْ ۞ وَلَا عَاهَةٍ فِيْ نَفْسِيْ وَلَا فِيْ عَقْلِيْ ۞ وَلَمْ تَمْنَعْنِيْ كَرَامَتَكَ إِيَّايَ ۞ وَحُسْنَ صَنِيْعِكَ عِنْدِيْ ۞ وَ فَضْلَ مَنَائِحِكَ لَدَيَّ ۞ وَنَعْمَآئِكَ عَلَيَّ ۞ أَنْتَ الَّذِيْ أَوْسَعْتَ عَلَيَّ فِي الدُّنْيَا رِزْقًا ۞

وَفَضَّلْتَنِيْ عَلىٰ كَثِيْرٍ مِنْ أَهْلِهَا تَفْضِيْلًا ۞ فَجَعَلْتَ لِي سَمْعًا يَّسْمَعُ اٰيَاتِكَ ۞ وَ عَقْلًا يَّفْهَمُ إِيمَانَكَ ۞ وَبَصَرًا يَرىٰ قُدْرَتَكَ ۞ وَفُؤَادًا يَعْرِفُ عَظَمَتَكَ ۞ وَقَلْبًا يَعْتَقِدُ تَوحِيْدَكَ ۞ فَإِنِّيْ لِفَضْلِكَ عَلَيَّ شَاهِدٌ حَامِدٌ شَاكِرٌ ۞ وَلَكَ نَفْسِيْ شَاكِرَةٌ ۞ وَبِحَقِّكَ عَلَيَّ شَاهِدَةٌ ۞ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ ۞ وَحَيٌّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ ۞ وَ حَيٌّ بَعْدَ كُلِّ مَيِّتٍ ۞ وَ حَيٌّ لَمْ تَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ حَيٍّ ۞ وَلَمْ تَقْطَعْ خَيْرَكَ عَنِّيْ فِي كُلِّ وَقْتٍ ۞ وَلَمْ تَقْطَعْ رَجَائِي ۞ وَلَمْ تُنْزِلْ بِيْ عُقُوْبَاتِ النِّقَمِ ۞ وَلَمْ تُغَيِّرْ عَلَيَّ وَثَآئِقَ النِّعَمِ ۞ وَلَمْ تَمْنَعْ عَنِّيْ دَقَائِقَ الْعِصَمِ ۞ فَلَوْ لَمْ أَذْكُرْ مِنْ إِحْسَانِكَ وَإِنْعَامِكَ عَلَيَّ إِلَّا عَفْوَكَ عَنِّيْ ۞ وَالتَّوْفِيْقَ لِي وَالْاِسْتِجَابَةَ لِدُعَآئِي حِيْنَ رَفَعْتُ صَوْتِي بِدُعَآئِكَ وَتَحْمِيْدِكَ وَتَوْحِيْدِكَ وَ تَمْجِيْدِكَ وَتَهْلِيْلِكَ وَتَكْبِيْرِكَ وَتَعْظِيْمِكَ ۞ وَ إِلَّا فِي تَقْدِيْرِكَ خَلْقِيْ

حِيْنَ صَوَّرْتَنِيْ فَأَحْسَنْتَ صُوْرَتِي ۞ وَإِلَّا فِي قِسْمَةِ الْأَرْزَاقِ
حِيْنَ قَدَّرْتَهَا لِي ۞ لَكَانَ فِي ذٰلِكَ مَا يَشْغَلُ فِكْرِيْ عَنْ
جُهْدِي ۞ فَكَيْفَ إِذَا تفَكَّرْتُ فِي النِّعَمِ الْعِظَامِ الَّتِيْ أَتَقَلَّبُ
فِيْهَا ۞ وَلَا ابْلُغُ شُكْرَ شَيْءٍ مِنْهَا ۞ فَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا
حَفِظَهٗ عِلْمُكَ ۞ وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ ۞ وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُكَ فِى
خَلْقِكَ ۞ وَعَدَدَ مَا وَسِعَتْهُ رَحْمَتُكَ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۞ وَ
عَدَدَ مَا أَحَاطَتْ بِهٖ قُدْرَتُكَ ۞ وَأَضْعَافَ مَا تَسْتَوجِبُهٗ مِنْ
جَمِيْعِ خَلْقِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي مُقِرٌّ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ۞ فَتَمِّمْ
إِحْسَانَكَ إِلَيَّ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي أَعْظَمَ وَاتَمَّ ۞ وأَكْمَلَ
وَأَحْسَنَ مِمَّا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ ۞ بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ ۞
بِتَوْحِيْدِكَ وَتَمْجِيْدِكَ ۞ وَتَحْمِيْدِكَ وَتَهْلِيْلِكَ ۞ وَتَكْبِيْرِكَ
وَتَسْبِيْحِكَ ۞ وَكَمَالِكَ وَتَدْبِيْرِكَ ۞ وَتَعْظِيْمِكَ وَتَقْدِيْسِكَ ۞

وَنُوْرِكَ وَ رَأْفَتِكَ ۞ وَ رَحْمَتِكَ وَعِلْمِكَ ۞ وَحِلْمِكَ وَعُلُوِّكَ ۞
وَوَقَارِكَ وَفَضْلِكَ ۞ وَجَلَالِكَ وَمَنِّكَ ۞ وَكَمَالِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ ۞
وَسُلْطَانِكَ وَقُدْرَتِكَ ۞ وَإِحْسَانِكَ وَامْتِنَانِكَ ۞ وَجَمَالِكَ
وَبَهَآئِكَ ۞ وَبُرْهَانِكَ وَغُفْرَانِكَ ۞ وَنَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ ۞ وَعِتْرَتِهِ
الطَّاهِرِيْنَ ۞ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞ وَسَائِرِ إِخْوَانِهِ
مِنَ الْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۞ وَاٰلِ كُلٍّ وَصَحْبِ كُلٍّ اَجْمَعِيْنَ ۞
وَأَنْ لَّا تَحْرِمَنِيْ رِفْدَكَ وَفَضْلَكَ ۞ وَجَمَالَكَ وَجَلَالَكَ ۞
وَفَوَائِدَ كَرَامَاتِكَ ۞ فَإِنَّهٗ لَا تَعْتَرِيْكَ لِكَثْرَةِ مَا نَشَرْتَ مِنَ
الْعَطَايَا عَوَائِقُ الْبُخْلِ ۞ وَلَا يُنْقِصُ جُوْدَكَ التَّقْصِيْرُ فِي
شُكْرِ نِعْمَتِكَ ۞ وَلَا تَنْفِدُ خَزَائِنَكَ مَوَاهِبُكَ الْمُتَّسِعَةِ ۞ وَ
لَا يُؤَثِّرُ فِي جُوْدِكَ الْعَظِيْمِ مِنَحُكَ الْفَائِقَةُ الْجَلِيْلَةُ الْجَمِيْلَةُ
الْأَصِيْلَةُ ۞ وَ لَا تَخَافُ ضَيْمَ إِمْلَاقٍ فَتُكْدِىْ ۞ وَلَا يَلْحَقُكَ
خَوْفُ عُدْمٍ فَيَنْقُصَ مِنْ جُوْدِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ ۞ إِنَّكَ عَلٰى

مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَ بِالْإِجَابَةِ جَدِيْرٌ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا خَاشِعًا خَاضِعًا ضَارِعًا ۞ وَعَيْنًا بَاكِيَةً ۞ وَ بَدَنًا صَحِيْحًا صَابِرًا ۞ وَيَقِيْنًا صَادِقًا بِالْحَقِّ صَادِعًا ۞ وَتَوْبَةً نَصُوحًا ۞ وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَامِدًا ۞ وَإِيْمَانًا صَحِيْحًا ۞ وَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَاسِعًا ۞ وَعِلْمًا نَافِعًا ۞ و وَلَدًا صَالِحًا ۞ وَصَاحِبًا مُوَافِقًا ۞ وَ سِنًّا طَوِيْلًا فِي الْخَيْرِ مُشْتَغِلًا بِالْعِبَادَةِ الْخَالِصِةِ ۞ وَخُلُقاً حَسَنًا وَعَمَلًا صَالِحًا مُتَقَبَّلًا ۞ وَتَوْبَةً مَقْبُوْلَةً ۞ وَ دَرَجَةً رَفِيْعَةً ۞ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً طَائِعَةً ۞ اَللّٰهُمَّ لَا تُنْسِنِيْ ذِكْرَكَ ۞ وَ لَا تُوَلِّنِيْ غَيْرَكَ ۞ وَ لَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ ۞ وَ لَا تَكْشِفْ عَنِّيْ سِتْرَكَ ۞ وَ لَا تُقَنِّطْنِيْ مِنْ رَحْمَتِكَ ۞ وَ لَا تُبْعِدْنِيْ مِنْ كَنَفِكَ وَ جِوارِكَ ۞ وَأَعِذْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ وَ غَضَبِكَ ۞ وَ لَا تُؤَيِّسْنِيْ مِنْ رَوْحِكَ ۞ وَكُنْ لِيْ وَ لِأَهْلِيْ وَلِإِخْوَانِي كُلِّهِمْ أَنِيْسًا مِنْ كُلِّ رَوْعَةٍ وَ خَوْفٍ وَخَشْيَةٍ ۞

وَوَحْشَةٍ وَغُرْبَةٍ ۞ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ ۞ وَنَجِّنِيْ مِنْ
كُلِّ بَلِيَّةٍ ۞ وَاٰفَةٍ وَعَاهَةٍ ۞ وَغُصَّةٍ ومِحْنَةٍ ۞ وَ زَلْزَلَةٍ وَ شِدَّةٍ ۞
وَإِهَانَةٍ وَ ذِلَّةٍ ۞ وَغَلَبَةٍ وَقِلَّةٍ ۞ وَجُوْعٍ وَعَطَشٍ ۞ وَفَقْرٍ وَفَاقَةٍ
۞ وَضِيْقٍ وَفِتْنَةٍ ۞ وَ وَبَآءٍ وَبَلَآءٍ ۞ وَغَرَقٍ وَحَرَقٍ ۞ وَبَرْقٍ
وَسَرَقٍ ۞ وَحَرٍّ وَبَرْدٍ ۞ وَنَهْبٍ وَغَيٍّ ۞ وَضَلَالٍ وَضَالَّةٍ ۞
وَهَامَةٍ وَ زَلَلٍ وَخَطَايَا ۞ وَهَمٍّ وَغَمٍّ ۞ وَمَسْخٍ وَخَسْفٍ
وَقَذْفٍ ۞ وَخَلَّةٍ وَعِلَّةٍ وَمَرَضٍ ۞ وَجُنُوْنٍ وَجُزَامٍ وَ بَرَصٍ
وَفَالِجٍ وَ بَاسُورٍ وَ سَلَسٍ ۞ وَنَقْصٍ وَ هَلَكَةٍ وَ فَضِحَةٍ وَ قَبِحَةٍ فِي
الدَّارَيْنِ ۞ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِيْ وَلَا
تَضَعْنِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ وَلَا تَدْفَعْنِيْ ۞ وَأَعْطِنِيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ ۞ وَ
زِدْنِي وَلَا تَنْقُصْنِيْ ۞ وَارْحَمْنِيْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ ۞ وَفَرِّجْ هَمِّيْ ۞
وَاكْشِفْ غَمِّيْ ۞ وَأَهْلِكْ عَدُوِّيْ ۞ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَخْذُلْنِيْ ۞
وَأَكْرِمْنِيْ وَ لَا تُهِنِّيْ ۞ وَاسْتُرْنِيْ وَ لَا تَفْضَحْنِيْ ۞ وَاٰثِرْنِيْ وَ لَا

تُؤثِرُ عَلَيَّ ۞ وَاحْفَظْنِي وَ لَا تُضَيِّعْنِيْ ۞ فَإِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۞ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ ۞ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ ۞ وَصَلَّى
اللّٰهُ وَ سَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَجْمَعِيْنَ ۞ يَا ذَا
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۞ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ
أَمَرْتَنَا بِدُعَآئِكَ ۞ وَوَعَدْتَنَا بِإِجَابَتِكَ ۞ وَقَدْ دَعَوْنَاكَ كَمَا
أَمَرْتَنَا ۞ فَأَجِبْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا ۞ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۞
إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞ اَللّٰهُمَّ مَا قَدَّرْتَ لِي مِنْ خَيْرٍ وَ
شَرَعْتُ فِيْهِ بِتَوْفِيْقِكَ وَتَيْسِيْرِكَ فَتَمِّمْهُ لِي بِأَحْسَنِ الْوُجُوْهِ
كُلِّهَا وَ اَصْلَحِهَا وَأَصْوَبِهَا وَأَصْفَاهَا ۞ فَإِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ
قَدِيْرٌ ۞ وَ بِالْإِجَابَةِ جَدِيْرٌ ۞ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞
وَ مَا قَدَّرْتَ لِي مِنْ شَرٍّ وِتُحَذِّرُنِيْ مِنهُ فَأَصْرِفْهُ عَنِّيْ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ ۞ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُوْنَ بِأَمْرِهٖ ۞ يَا مَنْ

يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ❁ يَا مَنْ أَمْرُهٗ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ❁ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ❁ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِيِّ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ بِلَا مُعِيْنٍ وَلَا ظَهِيْرٍ ❁ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ❁ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَمِنْكَ الْإِجَابَةُ ❁ وَ هٰذَا الْجَهْدُ مِنِّيْ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ ❁ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ❁ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ❁ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ❁ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا ❁ وصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا أَثِيْرًا دَآئِمًا أَبَدًا إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ❁ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ❁ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ❁ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ❁ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

الحِزبُ المُغنِي

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ❁ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ❁ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ❁ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مَجْمَعِ كَمَالِهٖ وَمُحِيْطِ نَوَالِهٖ وَمَحْضَرِ إِنْزَالِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ❁ إِلٰهِي بِكَ اَسْتَغِيْثُ فَأَغِثْنِيْ ❁ وَبِكَ اسْتَعَنْتُ فَأَعِنِّيْ ❁ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِيْ ❁ يَا كَافِيَ اكْفِنِي الْمُهِمَّاتِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ❁ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحِيمَهُمَا ❁ إِنِّيْ عَبْدُكَ بِبَابِكَ ❁ فَقِيرُكَ بِبَابِكَ ❁ سَآئِلُكَ بِبَابِكَ ❁ ذَلِيْلُكَ بِبَابِكَ ❁ ضَعِيفُكَ بِبَابِكَ ❁ أَسِيْرُكَ بِبَابِكَ ❁

مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞ ضَعِيفُكَ بِبَابِكَ يَا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ الطَّامِعُ بِبَابِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ۞
مَهْمُوْمُكَ بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ ۞ عَاصِيْكَ
بِبَابِكَ يَا طَالِبَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ ۞ الْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا غَافِرًا
لِلْمُذْنِبِيْنَ ۞ الْمُعْتَرِفُ بِبَابِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞
الْخَاطِئُ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ۞ الظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا أَمَانَ
الطَّالِبِيْنِ ۞ الْبَآئِسُ بِبَابِكَ ۞ الْخَاشِعُ بِبَابِكَ ۞ اِرْحَمْنِي يَا
مَوْلَايَ وَسَيِّدِي ۞ إِلٰهِيْ أَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيْٓءُ وَهَلْ
يَرْحَمُ الْمُسِيْٓءَ إِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞ إِلٰهِيْ أَنْتَ الرَّبُّ
وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا الرَّبُّ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞
إِلٰهِيْ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ إِلَّا
الْمَالِكُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞ إِلٰهِيْ أَنْتَ الْعَزِيْزُ وَأَنَا الذَّلِيْلُ وَهَلْ
يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ إِلَّا الْعَزِيْزُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞ إِلٰهِيْ أَنْتَ

الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ إِلَّا الْقَوِيُّ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞ إِلٰهِيْ أَنْتَ الرَّازِقُ وَأَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ إِلَّا الرَّازِقُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ ۞ إِلٰهِيْ أَنَا الضَّعِيْفُ وَأَنَا الذَّلِيْلُ وَأَنَا الْحَقِيْرُ وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ وَأَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنْتَ الْحَنَّانُ وَأَنْتَ الْمَنَّانُ وَأَنَا الْمُذْنِبُ وَأَنَا الْخَآئِفُ وَأَنَا الضَّعِيْفُ ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ فِي الْقُبُوْرِ وَظُلْمَتِهَا وَضِيْقِهَا ۞ إِلَهِي أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ وَهَيْبَتِهِمَا ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَشِدَّتِهٖ ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ

الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۞
إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ ۞
إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ
الْأَمَانَ يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ يَا
لَيْتَنِيْ كُنتُ تُرَابًا ۞ إِلٰهِيْ أَسَالُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا
يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۞ إِلٰهِيْ
أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُنَادِى الْمُنَادِيْ مِنْ بَطْنِ
الْعَرْشِ أَيْنَ الْعَاصُوْنَ ۞ وَ أَيْنَ الْمُذْنِبُوْنَ ۞ وَأَيْنَ
الْخَاسِرُوْنَ ۞ هَلُمُّوْا إِلَى الْحِسَابِ ۞ وَأَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّيْ
وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ ۞ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ ۞ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ ۞ إِلٰهِيْ آهٍ مِنْ كَثْرَةِ
الذُّنُوْبِ وَالْعِصْيَانِ ۞ آهٍ مِنْ كَثْرَةِ الظُّلْمِ وَالْجَفَآءِ ۞ آهٍ مِنْ

نَفْسِيَ الْمَطْرُوْدَةِ ۞ آهٍ مِنْ نَفْسِيَ الْمَطْبُوعَةِ عَلَى الْهَوٰى ۞ آهٍ
مِنَ الْهَوٰى ۞ آهٍ مِنَ الْهَوٰى أَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ ۞ أَغِثْنِيْ يَا
مُغِيْثُ ۞ أَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِي عِنْدَ تَغَيُّرِ حَالِي ۞ اَللّٰهُمَّ
أَنَا عَبْدُكَ الْمُذْنِبُ الْمُخْطِئُ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا
مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَرْحَمْنِي فَأَنْتَ أَهْلٌ لِذٰلِكَ ۞
وَإِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَأَنَا أَهْلٌ لِذٰلِكَ ۞ يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا أَهْلَ
الْمَغْفِرَةِ فَارْحَمْنِيْ ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ يَا خَيْرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .